قسط ۴

## تبرکات ونوادر

# مشاہیر علماء کے خطوط

# مکاتیبِ طیّب

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیّب قاسمی مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ

(۳۲) حضرت المحترم جناب زید مجدکم۔

سلام مسنون نیاز مقرون۔ الحمد للہ مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہوں۔ ایک مفصل عریضہ حاضری کے بارہ میں بتعیین تاریخ عرض کر چکا ہوں جس میں ۲۰ اکتوبر حاضری کیلئے متعین کی تھی۔ لیکن اس دوران میں احقر کو دارالعلوم کی شدید ضرورتوں کی بناء پر جلد واپس ہونا پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی پروگرام کینسل کردئے ہیں۔ جناب سے عدم ملاقات کا سخت افسوس رہے گا۔ لیکن الضرورات تبیح المحذورات ایسے ہی اوقات کیلئے کہا گیا ہے۔ دعا کا مستدعی اور بہرحال ملتجی ہوں کہ حق تعالیٰ پھر کسی موقع پر احسن احوال ملاقات نصیب فرماوے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ پرسان حال حضرات سے سلام مسنون۔ حضرات اساتذہ کرام واہل شوریٰ کی خدمت میں سلام نیاز عرض فرمایا جاوے۔ میں کل یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا۔ والسلام۔ ۲۸/۳/۷۸ھ

---

(۳۳) محترم المقام زید مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ سے آپ کا خط نہیں آیا۔ اور میں پھر اپنے کثیر مشاغل کی وجہ سے آپ کو خط نہیں لکھ سکا۔ بہرحال امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ اور اطمینان کے ساتھ اپنے مشاغل میں لگے ہوئے ہوں گے۔ دارالعلوم کی طرف سے کلکٹر ضلع سہارنپور کے یہاں ان پاکستانی مدرسین کو دیوبند

بلانے کیلئے اجازت نامہ کی درخواست دی گئی ہے۔ جنہیں دارالعلوم نے واپس بلانے کی تجویز کی ہے۔ امید ہے۔ کہ جلد ہی یہ اجازت نامہ آجائیگا۔ آپ اس کے ذریعہ پاکستان سے پرمٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ دارالعلوم میں الحمدللہ خیر و عافیت ہے۔ اپنی خیریت سے اطلاع دیجئے۔ والسلام۔ ۱۸ ~~۱۱~~ ~~۶۸~~ ء

---

**(۳۴)** حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔

سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ ۵ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ نے مشرف فرمایا۔ بے حد خوشی ہوئی۔ اس سے پہلے دعوت نامہ کے جواب میں عریضہ ارسال کر چکا ہوں۔ اس والا نامہ سے واضح ہوا کہ وہ ابھی تک نہیں ملا ہے۔ اس میں عرض کیا تھا۔ اور اب بھی وہی عرض ہے۔ کہ آپ حضرات کے پاس حاضری خود اپنا مدعی ہے۔ زیارت و لقاء کیلئے واقعہ یہ ہے کہ دل بیتاب ہے۔ اسی وجہ سے پاسپورٹ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ مگر یہ سلسلہ اتنا طویل اور اتنا الجھا ہوا ہے۔ کہ سمٹنے نہیں آتا۔ تاہم سعی جاری ہے۔ بات قبضہ کی نہیں۔ میں نے عرض کیا تھا۔ کہ جب بھی اسکی تکمیل ہو گئی۔ اطلاع دوں گا۔ خدا کرے یہ قصہ جلد سمٹ جائے۔ کہتے ہیں کہ درخواست جانے کے بعد دو ماہ تک تو یاد دہانی کی۔ پھر اجازت نہیں ہے۔ بہر حال جب بھی یہ معاملہ مکمل ہو گیا۔ جب ہی عرض کروں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ یاد فرمائی اور احقر کی صحت اور بحالی بینائی پر تبریک موجب ممنونی ہے۔ حق تعالیٰ آپ بزرگوں کو قائم رکھے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی سے مطلع فرماتے رہیں گے۔ سالم سلمہ کی والدہ آجکل کراچی ہیں۔ شاید بقرعید کے بعد یہاں واپسی ہو گی۔ میری سعی یہ ہے کہ انہیں لینے میں خود آؤں۔ مگر نہیں کہہ سکتا کہ اسوقت تک پاسپورٹ کی صورت بنے گی یا نہیں۔ دعا کا خواستگار ہوں۔ والسلام۔ ۱۱ ~~۱۱~~ ~~۸۴~~ ھ

---

**(۳۵)** حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی بعض محرکات کے تحت جس کی طرف منسلکہ مقالہ کی تمہید میں اشارے کئے گئے ہیں۔ یہ مقالہ سپرد قلم کیا گیا ہے۔ جو علماء دیوبند کے مسلک[1] سے متعلق ہے۔

---

[1] صحابہ کرامؓ، تصوف صوفیاء، فقہ اور فقہاء، حدیث اور محدثین، کلام اور متکلمین، سیاست اور خلفاء کے بارہ میں علماء دیوبند کا مسلک کیا ہے۔؟ بالفاظ دیگر دیوبندیت اور قاسمیت کیا چیز ہے اس مقالہ میں

ظاہر ہے۔ کہ مسلک شخصی اور انفرادی چیز نہیں۔ بلکہ جماعتی بات ہے۔ اور تحریر مسلک میں کسی فرد پہ نہیں بلکہ پوری جماعت کے دینی رخ پر حکم لگایا گیا ہے۔ اس لئے یہ تحریر اسی وقت قابل اشاعت ہو سکتی ہے۔ جب جماعت کے اہل الرائے اور اہل بصیرت و فکر حضرات اس کے بارہ میں اظہار خیال فرما دیں۔ اس لئے یہ مقالہ ارسال خدمت گرامی کر کے مستدعی ہوں کہ اسے سرسری نظر سے نہیں بلکہ ناقدانہ طریق پہ گہری نظر سے ملاحظہ فرما لیا جائے۔ اور اس میں جو کمی بیشی یا ترمیم و تنسیخ ذہن سامی میں آئے بے تکلف فرما دی جائے۔ حاشیہ اسی لئے کافی چھوڑا گیا ہے۔ نیز اصل موضوع تحریر یعنی خود مسلک کے بارے میں بھی جو پہلو رہ گیا ہو یا تشنہ ہو اس کا بھی اضافہ فرما دیا جائے۔ یہ اصلاح و ترمیم بندہ کے حق میں سعادت و عزت اور جماعت کے حق میں ایک بڑی خدمت ہوگی جس کی اس وقت ضرورت ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی گذارش ہے۔ کہ اگر یہ مضمون بحیثیت مجموعی صحیح اور قابل قبول ہو تو چند سطریں بطور توثیق و تصویب الگ سے بھی تحریر فرما دی جائیں۔ جو مقالہ کے ساتھ شائع کی جائے گی تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ مقالہ کا یہ بیان کسی کی شخصی اور انفرادی رائے نہیں۔ بلکہ علماء دیوبند کا متفقہ مسلک ہے۔ اور پھر تحریر آنے والی اعلیٰ النسل کے لئے محبت و برہان اور معیار کا کام دے سکے۔ اگر تاریخ وصولیابی سے پندرہ بیس دن کے اندر اندر جواب گرامی وصول ہو جائے تو بہتر ہے۔ غیر موقت انتظار دشوار اور مخل کار ہوگا۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۱۸ر شوال ۱۳۸۳ھ

---

(۳۶) حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔

سلام مسنون نیاز مقرون دعا نامہ نے مشرف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپکی دعائیں اور آپ کا حسن ظن

---

کی تشریح و توضیح حکیم الاسلام مولانا محمد طیب ۔ ۔ مدظلہٗ نے اپنے مخصوص حکیمانہ رنگ میں فرمائی اور کتابی شکل میں اشاعت سے قبل استصواب اور اظہار رائے کیلئے علماء دیوبند کے مشاہیر کو یہ مقالہ بھیجا گیا۔ بعد میں یہ مقالہ پاکستان وغیرہ میں کتابی شکل میں بھی شائع ہوا۔ حضرت قاری صاحب مدظلہٗ نے مقالہ کے اختتام میں علامہ اقبال کا ایک جامع اور بلیغ جملہ نقل کیا ہے۔ جو بقول مقالہ نگار مسلک دیوبندیت کی صحیح تصویر کھینچ دیتا ہے۔ علامہ اقبال سے کسی نے پوچھا کہ دیوبندی کیا کوئی فرقہ ہے ؟ کہا نہیں۔ ہر معقول پسند دیندار کا نام دیوبندی ہے ۔۔ اقبال مرحوم کے اس جملہ کی جامعیت کا اندازہ مسلک دیوبند پر مشتمل یہ مقالہ دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔

میرے لئے ذخیرۂ آخرت اور فوزدنیا فرمادے۔ پروانۂ راہداری ملتے ہی میں اطلاع دوں گا۔ درخواست گئی ہوئی ہے منظور ہی آتے ہی انشاء اللہ خبر دلائی جائے گی۔ دعا جناب بھی فرماتے رہیں۔ میں بحمداللہ بعافیت ہوں۔ آپ حضرات کی زیارت کو دل تڑپتا ہے۔ حق تعالیٰ آساں فرمادے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۲۶ ۱۱/۸۴ھ

---

(۳۷) حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔

سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۹ ۱۲/۸۴ھ نے مشرف فرمایا۔ جلسہ مبارکہ کی شرکت باعث سعادت ہے۔ برابر تہیہ کئے ہوئے ہوں اور منتظر ہوں کہ پاسپورٹ کب ملتا ہے۔ اس کی سعی جاری ہے۔ ابھی تک نہیں بنا ہے۔ اس کے بنتے ہی اطلاع دوں گا۔ مگر اس کی منظوری کی مدت کا تعین دشوار ہے۔ تخمینہ اور اندازہ ہے کہ شاید ایک ماہ تک مل جائے واللہ اعلم خدا تعالیٰ باحسن احوال ان حضرات کی زیارت و برکت سے مستفید فرمائے۔ دعا جناب بھی فرماویں۔ اور بحمداللہ سب خیریت ہے۔ والسلام۔ ۵ ۱/۸۵ھ

---

(۳۸) حضرت المحترم زید مجدکم السامی

سلام مسنون نیاز مقرون گرامی نامہ موسومہ حضرت نائب مہتمم صاحب نظر نواز ہوا۔ آپ کی خیریت وعافیت سے دل مسرور ہوا۔ احقر سفر حج سے ۱۰ر اپریل ۱۹۶۶ء کو دیوبند بعافیت پہنچ گیا تھا۔ اور الحمدللہ تادم تحریر بعافیت ہے۔ خدا کرے کہ مزاج سامی بعافیت ہو۔ چونکہ واردین صادرین دارالعلوم میں بکثرت آتے رہتے ہیں اور وہ دارالعلوم کے بنیادی اور اساسی حالات پوچھتے تھے جس کا زبانی بیان کرنا اور روزانہ بیان کرتے رہنا مشکل تھا۔ اس لئے احقر نے ایک[1] سوسالہ تاریخ مرتب کرکے چھپوا دی ہے جس سے دارالعلوم کا اجمالی نقشہ یکدم سامنے آجاتا ہے۔ ایک نسخہ جناب کے لئے ارسال ہے۔ جس طالب علم کی نقل سند کیلئے تحریر فرمایا گیا ہے اس کے بارہ میں تعلیمات کو لکھ دیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ وہاں سے نقل سند پہنچ جائے گی۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ حضرات اساتذۂ کرام کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ اگر حسن اتفاق سے حج پر تشریف موجود ہوں۔ دعا سے فراموش نہ فرماویں۔ والسلام ۲۱ ۲/۸۶ھ

---

[1] دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ زندگی۔ کے نام سے یہ کتاب شائع ہوئی دارالعلوم کی تاسیس، ذخیرہ جات تعلیمی تبلیغی انتظامی اور عام افادی کوائف کا مختصر اور جامع مرقع جس سے دارالعلوم کے ہمہ گیر اور عالمگیر خدمات پر روشنی پڑتی ہے۔ منہ